ISSN 2277 - 7539 (Print)
Impact Factor : 5.631 (SJIF)

رفیعہ شبنم عابدی بحیثیت مترجم

ریسرچ گائیڈ: ڈاکٹر آفاق انجم شیخ

اقبال احمد شفیق الدین شیخ

اردو ادب میں خواتین کے کردار سے انکار ممکن نہیں ہے۔ ہر دور میں خواتین زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے شانہ بہ شانہ کھڑی نظر آتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اردو ادب کی ترقی میں عورتوں کا بھی حصہ رہا ہے۔ عورتوں نے دیگر شعبہ جات کی طرح اردو ادب میں بھی اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔ لیکن ابتداء میں کسی بھی ناقد یا مصنف نے ادب میں خواتین کے اس اہم کردار کی طرف توجہ نہیں دی۔ مقالہ ھذا اسلئے مزید اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں ایک ہمہ جہت ادبی شخصیت کی حامل خاتون ادیبہ جو بیک وقت شاعرہ، ادیبہ، افسانہ نگار، نقاد، محقق، فارسی اور مراٹھی کی مترجم کی حیثیت سے زندگی بھر اردو ادب کی خدمات انجام دیتی رہیں۔ میری مراد رفیعہ شبنم عابدی صاحبہ سے ہے۔

''بیسویں صدی کے اس دور میں یہ مقالہ ان کی ادبی خدمات کا اعتراف ہے۔''

ترجمہ ہر دور میں ہر زبان کی اہم ترین ضرورت رہا ہے۔ کیونکہ اس ترجمے کے ذریعے مختلف زبانوں، تہذیبوں اور قوموں کے درمیان پل بنے ہیں۔ ادب کی ہر صنف کے چاہنے والوں کی تشنگی کو دور کرنے میں ترجمے نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ بحیثیت ترجمہ نگار رفیعہ شبنم عابدی صاحبہ نے نثر اور نظم دونوں ہی اصناف میں ترجمہ کیا ہے۔ اسی طرح فارسی اور مراٹھی ان دونوں زبانوں سے اُردو میں ترجمہ کر کے اہل اُردو ناظرین اساتذہ اور طلباء کے لیے اردو ادب میں ایک گراں قدر سرمایہ کا اضافہ کیا ہے۔

مقالہ ھذا میں ان کی شخصیت اور ترجمے کی خدمات ....

''رفیعہ شبنم عابدی کا اصل نام سیدہ رفیعہ بیگم ہے۔ وہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۳ء کو ضلع پونہ مہاراشٹر میں پیدا ہوئی۔ اُن کے والد شاکر منچری صاحب اپنے وقت کے شاعر اور مراٹھی کے استاد تھے۔ رفیعہ شبنم عابدی نے شاعری کے علاوہ تنقید، تحقیق اور تراجم کے میدان میں بھی گراں قدر اضافے کیے ہیں۔ ممبئی یونیورسٹی میں کرشن چندر چیئر سے وابستہ ہو کر پروفیسر اور شعبۂ اردو اور فارسی کی صدر رہیں۔ انھوں نے ممبئی یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ممبئی کے مختلف کالجوں میں درس و تدریس کے بعد وہ ممبئی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کی صدر کی حیثیت سے سبکدوش ہوئی۔ رفیعہ شبنم عابدی ایک ہمہ جہت اسکالر اور تخلیق کار ہیں۔ ان کی کتابوں کی ایک طویل فہرست ہے۔'' ۱

رفیعہ شبنم عابدی کی تصانیف

شعری مجموعہ (۱) موسم بھیگی آنکھوں کا (۲) اگلی رت کے آنے تک (۳) آنگن آنگن پروائی (۴) نئی گھٹائیں اُتر رہی ہیں۔

تحقیق و تنقید (۵) ناول نگاری اور ... (۶) اردو شاعری میں تذکرۂ فاطمۃ الزہراؑ (۷) کرشن چندر، ممبئی اور اردو کہانی

(۸) مرزا دبیر - ایک مطالعہ (۹) ... (۱۰) ہندوستان میں شیعیت اور عزاداری

تنقید (۱۱) ... کے چراغ (۱۲) حرف حرف ...

ادب اطفال (۱۳) بچوں کے ... (۱۴) بچوں کے یوسف ناظم

تراجم (۱۵) ... کہانیاں (فارسی سے ترجمہ) (۱۶) انمول کہانیاں (فارسی سے ترجمہ)

(۱۷) ... (مراٹھی سے)

(۱۸) ... (مراٹھی سے)

ISSN 2277 - 7539 (Print)
Impact Factor - 5.631 (SJIF)

فارسی ادب کا مطالعہ۔انقلابِ اسلامی کے تناظر میں (ایران کلچرل ہاؤس کی فرمائش پر فارسی سے ترجمہ)

۲) مراٹھی ادب۔ایک تعارف (کسماوتی دیش پانڈے کی کتاب کا انگریزی سے ترجمہ)

۳) شاخِ نبات (حافظ کی ایک سو ایک غزلوں کا فارسی سے منظوم ترجمہ)

رفیعہ شبنم عابدی صاحبہ کے تخلیقی سفر کا آغاز شاعری اور افسانہ نگاری کے ساتھ ہوا۔ ۱۹۶۰ء میں رفیعہ شبنم منچری کے نام سے وہ افسانے لکھا کرتی تھیں۔انھوں نے متعدد رومانی اور سماجی افسانے لکھے جنھیں قارئین سے پذیرائی اور مقبولیت کی سند ملی۔ پھر وہ شاعری کی طرف مائل ہوئیں پھر انھوں نے تنقید میں بھی طبع آزمائی کی اسی طرح رفیعہ شبنم عابدی صاحبہ کا یہ ادبی سفر ارتقاء کی منازل طے کرتا گیا۔انھوں نے تحقیق کی طرف بھی توجہ کی اور سہل کی بجائے مشکل اور ادبی وسعت کو فروغ دیا۔لہٰذا انھوں نے ایسے موضوعات پر قلم اُٹھائی جن پر اب تک نہیں لکھا گیا یا بہت کم لکھا گیا۔اسی طرح رفیعہ شبنم عابدی صاحبہ نے ترجمہ نگاری میں بھی جوہر دکھائے اور اپنا لوہا منوایا۔ترجمہ نگاری کی غرض غایت سے متعلق خود رفیعہ شبنم عابدی صاحبہ رقمطراز ہیں کہ ......

''میں نے ترجمے کی سیڑھی سے ایوان ادب میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کی۔اپنی تخلیقی ادبی کاوشوں کو جو بُری یا بھلی جیسی بھی تھیں۔اپنی پہچان بنایا۔ترجمے کیے ضرور مگر یا تو کسی ادارے کی فرمائش پر یا کبھی شوق اور کبھی ضرورت کے تحت۔'' ۲

محترمہ رفیعہ شبنم عابدی صاحبہ نے ''انوارِ سہیلی'' کی سو سے زیادہ کہانیوں کا فارسی سے اُردو ترجمہ قومی کاونسل اور ''انمول کہانیاں'' کے نام سے مکتبہ جامعہ کی دعوت پر کیا۔''انوارِ سہیلی'' کو مہاراشٹرا اردو اکیڈمی کی جانب سے ۱۹۸۸ء میں انعام ملا۔''فارسی ادب کا مطالعہ۔انقلاب اسلامی کے تناظر میں'' ایران کلچرل ہاؤس کی فرمائش پر ۱۹۹۹ء میں رفیعہ شبنم عابدی نے فارسی سے اُردو میں ترجمہ کیا۔

رفیعہ شبنم عابدی کی تصنیف 'فارسی ادب کا مطالعہ' پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر حسین مجاہد حسینی لکھتے ہیں ....

''زیرِ تبصرہ کتاب 'فارسی ادب کا مطالعہ' دراصل دانش ورانِ اسلامی کے گیارہ نہایت فکر انگیز اور مختلف النوع تحقیقی وتنقیدی مضامین کا فارسی سے اردو میں آزاد ترجمہ ہے۔ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی صاحبہ ایک انتہائی باخبر ماہرِ تعلیم محتاط محقق زبان وادب، منصف مزاج وبا اصول ناقدِ ادب، صاحبِ طرز ناول، افسانہ نویس اور منفرد اندازِ فکر و بیان کی شاعرہ ہیں۔انھوں نے مراٹھی کی چند مشہور منظوم ومنثور تخلیقات کا بھی اردو میں ترجمہ کیا ہے اور فارسی زبان کے چند شاہکاروں کو بھی اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔خوشی کی بات ہے کہ محترمہ رفیعہ شبنم عابدی نے اپنی تحریروں سے جہاں اردو پر اپنی بھرپور گرفت اور تازہ کاری کے عملی ثبوت پیش کیے ہیں، وہیں فارسی زبان وادب سے بھی گہرا شغف رکھتی ہیں۔ایک خاص بات یہ کہ موصوفہ کی نظر عالمی ادب کے بدلتے ہوئے منظرنامے پر بھی رہتی ہے۔مثال کے طور پر ایران کے انقلابِ اسلامی نے شعروادب کے باغ میں جو گل کاریاں کی ہیں، ان سے بھی وہ اچھی طرح واقف ہیں۔صرف واقف ہی نہیں، ان کے افادی اور عصری رجحانات کو بھی بخوبی سمجھتی ہیں۔انقلابِ اسلامی کے تناظر میں فارسی ادب کا مطالعہ، موضوعات کی رنگارنگی اور مصنف کے عمیق مشاہدۂ کائنات، بانئ انقلابِ اسلامی آیت اللہ حضرت امام خمینیؒ، شاعر کے جذبۂ جہاد بالسیف و بللسان، اس کی بے تعصبی، وسیع المشربی اور معاصر مسائلِ حیات سے دلچسپی۔یہ تمام باتیں قابلِ بیان ہیں۔

ڈاکٹر رفیعہ شبنم نے قریب قریب ہر جگہ اس چیز کو پیشِ نظر رکھا ہے کہ وہ فارسی کے اصل متن کو ہمارے سامنے رکھیں۔اور اس متن کے پس منظر و پیش منظر کو واضح کریں۔موصوفہ کا انداز معروضی ہے۔انہوں نے اکثر تقابلی تنقید کی مثالیں بھی پیش کی ہیں اور ان سے حکیمانہ نتائج برآمد کیے ہیں۔

ISSN 2277 - 7539 (Print)
Impact Factor - 5.631 (SJIF)

مجموعی طور پر یہ کہنا نا مناسب نہ ہوگا کہ ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کی یہ کتاب عالم ادب میں ایک نایاب اضافہ ہے۔'' ۶

ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی نے مراٹھی سے اُردو میں اہم اور امتیازی نوعیت کے تراجم کا سلسلہ شروع کر کے تین سالوں میں مراٹھی نظموں کے دو مجموعات کے تراجم شائع کیے ہیں۔ پہلا ''مارے وڈیا پیٹھ'' دلت شاعر نارائن سُروے کی چالیس نظموں کا مجموعہ بہ نام ''میری درس گاہ'' (اشاعت ۱۹۹۵ء) اور دوسرا بیباک اور انقلابی لہجے کے شاعر منگیش پاڈگاؤنکر کی اہم نظموں کا مجموعہ بہ نام ''سلام'' (اشاعت ۱۹۹۸ء)۔ رفیعہ شبنم عابدی نے مراٹھی کے شاعر منگیش پاڈگاؤں کر کے معروف شعری مجموعے ''سلام'' کا اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔

شاعری کے منظوم ترجمے ہو سکتے ہیں یا نہیں، اس پر ادبا میں اختلاف ہے۔ شاعری کے اچھے منظوم ترجمے ہوتے رہے ہیں لیکن اس میں طرح طرح کے خطرات پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ہماری شاعری کا اپنا مزاج ہے۔ لہٰذا مختلف مزاج کی شعری روایتوں کے لائق نظم منظوم ترجمے بھی صرف ادبی اہمیت رکھتے ہیں۔ شاعری میں الفاظ کے بطن میں نئے مفاہیم بھر دیتا ہے۔ اسی لیے ہر شاعری کی اپنی لفظیات ہوتی ہے۔ جس کی تہہ تک پہنچنے کے لیے کسی شاعر کے تمام تر نہیں تو بیشتر کلام کا مطالعہ کرنا اور اس کے زبان کے شعری اظہارات اور روایات کا ادراک بھی لازمی ہے۔ ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کی ترجمہ نگاری کے میدان میں کی گئی سعی و جہد قابل ستائش ہے۔ امید ہے کہ وہ ترجمہ نگاری کی اپنی ''بامقصد تحریک'' کو جاری رکھتے ہوئے مراٹھی زبان وادب سے زیادہ قریب آنے کی کوشش کریں گی اور نظم کے ساتھ نثری ترجمے پر بھی توجہ دے کر اُردو کے لیے اپنی گراں مایہ خدمات کا سلسلہ جاری رکھیں گی۔

حوالہ جات

۱) ریختہ ڈاٹ کام۔

۲) ماہانہ ''تحریرِ نو'' مارچ ۲۰۱۱ء، ممبئی۔

۳) ماہانہ ''تریاق'' جون ۲۰۱۷ء، میر حسن، اُردو فاؤنڈیشن، ممبئی۔ (ص۔۲۵۱)

۴) ''سلام'' منگیش پاڈگاؤنکر ترجمہ ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی، حسن پبلیکیشن ممبئی جون ۱۹۹۸ء (ص۔۹۷)

۵) ماہانہ ''تریاق'' جون ۲۰۱۷ء، میر حسن، اُردو فاؤنڈیشن، ممبئی۔ (ص۔۲۶۰)

۶) ''میری درس گاہ''، نارائن سُروے، مترجم ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی۔ حسن پبلیکیشن، ممبئی ۱۹۹۵ء (ص۔۵)

Iqbal Ahmed Shafiuddin Shaikh
Research Scholar, Research Centre,
JDMVPS Arts, commerce & Sicence College, Jalgaon
KBC NMU, Jalgaon.

اقبال احمد شفیع الدین شیخ
ریسرچ اسکالر ریسرچ سینٹر۔ جے۔ڈی۔ایم۔وی۔پی۔ایس آرٹس،
کامرس اینڈ سائنس کالج، جلگاؤں۔
کے۔بی۔سی۔این۔ایم۔یو۔جلگاؤں۔(مہاراشٹر)

Dr. Aafaq Anjum Shaikh
Research Gauide, Research Centre
JDMVPS, Arts, Commerce & Science College, Jalgaon.
KBC NMU, Jalgaon.

ریسرچ گائیڈ: ڈاکٹر آفاق انجم شیخ
ریسرچ سینٹر۔ جے۔ڈی۔ایم۔وی۔پی۔ایس آرٹس، کامرس اینڈ سائنس کالج،
جلگاؤں۔ کے۔بی۔سی۔این۔ایم۔یو۔جلگاؤں۔(مہاراشٹر)